فقہ الحدیث

نمازوں کے اوقات

علامہ ابو یوسف **محمد شریف** آف کوٹلی لوہاراں

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات کے متعلق سوال کیا تو جب آفتاب ڈھل گیا تو بلال ﷺ نے ظہر کی اذان دی اس کے بعد آپ نے حکم دیا تو اس نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھی پھر اس نے عصر کی اذان اس وقت کہی جب کہ ہم نے سمجھا کہ آدمی کا سایہ اس سے بڑھ گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھی پھر نماز مغرب کی اذان اس وقت دی جبکہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ پھر عشاء کی اذان اس وقت دی جبکہ دن کی سفیدی یعنی شفق جاتی رہی تو آپ نے حکم دیا۔ اس نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز عشاء پڑھی پھر فجر کی اذان دی اس کے بعد آپ نے حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھی پھر اگلے دن بلال نے ظہر کی اذان اس وقت دی جبکہ آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے یہاں تک تاخیر کی کہ ہر شے کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا تو اس نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھ لی۔ پھر اس نے عصر کی اذان دی تو آپ نے یہاں تک تاخیر کی کہ ہر شے کا سایہ اس کے دو مثل یعنی دو گنا ہو گیا تو آپ نے امر کیا تو اس نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھ لی۔ پھر اس نے مغرب کی اذان اس وقت دی جبکہ سورج غروب ہو گیا تو آپ نے یہاں تک تاخیر فرمائی کہ دن کی سفیدی غائب ہونے کے قریب ہو گئی اور وہ شفق ہے۔ پھر آپ نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھی پھر عشاء کی اذان اس وقت دی جب شفق یعنی دن کی سفیدی غائب ہو گئی پھر ہم سو گئے پھر جاگے۔ کئی بار ایسا ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ پس تم نماز میں ہی ہو جب تک نماز کے انتظار میں رہو۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں تاخیر کا حکم کر کے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو اس نماز کو نصف شب یا قریب نصف شب تک تاخیر کا حکم دیتا۔ پھر انہوں نے فجر کی اذان دی

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

تو آپ نے یہاں تک تاخیر کی کہ آفتاب قریب طلوع تھا تو آپ نے امر فرمایا تو انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔''

اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ غروب شفق تک مغرب کا وقت رہتا ہے اور بعد غروب شفق عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق سے مراد سفیدی ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں تصریح ہے تو معلوم ہوا کہ سفیدی تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔ سفیدی دور ہو جائے تو عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔ رہی یہ بات کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت مثلین سے پہلے ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب حدیث چہارم میں گزرا۔ **فلا نعیدہ**

اسی کی تائید میں ہے وہ حدیث جو کہ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ نماز کے لئے اول اور آخر ہے نماز ظہر کا اول زوال شمس کے وقت ہے اور اس کا آخر (ا) جبکہ عصر کا وقت آ جائے اور وقت عصر کا اول جبکہ اس کا وقت ہو جائے اور اس کا آخری وقت جبکہ سورج زرد ہو جائے (یعنی وقت مستحب سورج کی زردی تک ہے) اور مغرب کا اول غروب شمس کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت شفق کے غائب ہونے تک ہے اور عشاء کا اول وقت افق یعنی کنارہ کے غائب ہونے کے وقت ہے اور اس کا آخری (مستحب) وقت جب کہ آدھی رات ہو جائے اور فجر کا اول وقت طلوع فجر اور اس کا آخری وقت طلوع شمس تک ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشاء کا اول وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب کہ سفیدی غائب ہو جائے کیونکہ افق اسی وقت غائب ہوتی ہے جب سپیدی غائب ہو اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان فصل نہیں تو ثابت ہوا کہ سپیدی تک مغرب کی نماز کا وقت ہے۔

اسی طرح ابو داؤد کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم ﷺ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب کہ افق (کنارۂ آسمان) سیاہ ہو جاتا تھا تو افق کا سیاہ ہونا سفیدی کے زائل ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ شفق سے مراد سپیدی ہے۔ یہی مذہب ہے حضرت ابو بکر صدیق و معاذ بن جبل و عائشہ رضی اللہ عنہا اور عمر بن عبد العزیز و اوزاعی و مزنی و ابن المنذر و خطابی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ مبرد اور ثعلب نے اسی کو پسند کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ا۔ معلوم ہوا کہ ظہر اور عصر کے درمیان فصل نہیں۔ ۱۲ منہ

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆